



حکومت پنجاب

بجٹ تقریر

مالی سال 2018-19



مخدوم ہاشم جواں بخت

وزیر خزانہ پنجاب

16 اکتوبر 2018

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سپیکر!

ہم اللہ رب العزت کے شکر گزار ہیں جس نے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو عوام کی خدمت کی ذمہ داری سونپی۔

جناب سپیکر!

2. آج جب میں وزیر اعظم پاکستان کی قیادت میں اپنے منصب کی اہم ترین ذمہ داری انجام دینے جا رہا ہوں تو میرا ضمیر یہ گوارا نہیں کر رہا کہ ہم گزشتہ حکمرانوں کی طرح صرف اپنی دکان چکانے کے لیے عوام کو ایک مرتبہ پھر سبز باغ دکھائیں۔ اس لیے میں اپنی تقریر کا آغاز ماضی میں کی گئی بہت سی تقریروں کی طرح اس جملے سے نہیں کروں گا کہ ”آنے والا بجٹ عوامی اُمنگوں کا آئینہ دار ہوگا“ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ آنے والا بجٹ گزشتہ ادوار کی مالی بے ضابطگیوں اور بدعنوانیوں کے منفی اثرات کو زائل کرنے کی کوشش ہوگی تاکہ عوامی اُمنگوں کی آبیاری کے لیے زمین ہموار کی جا سکے۔ سال 2018-19 کا یہ بجٹ دراصل (Corrective Budget) ہوگا جو نئے پاکستان کی بنیاد فراہم کرے گا۔

جناب سپیکر!

3. مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ آج حکومت پنجاب جس مالیاتی بحران کا شکار ہے اس کی بنیادی وجہ ماضی کی غیر ذمہ دارانہ پالیسیاں تھیں۔ فیتے کاٹنے کے شوق نے قرض کے بڑھتے ہوئے بوجھ پر فوقیت حاصل کی۔ کیونکہ یہ ان کا درد سر نہیں تھا بلکہ عوام کا مسئلہ تھا کہ وہ کیسے اس قرض کو اتارنے کے لیے مہنگائی کا بوجھ برداشت کریں گے۔

جناب سپیکر!

4. کسی بھی ذمہ دار حکومت کے لئے قرض وہ آخری راستہ ہوتا ہے جو انتہائی مجبوری کی حالت میں اختیار کیا جاتا ہے تاکہ آمدن اور اخراجات میں فرق کو مٹایا جا سکے۔ لیکن ہماری بد قسمتی کہ گزشتہ حکومت نے اس

آخری راستے کو واحد آپشن کے طور پر اختیار کیا۔ میگا پراجیکٹس کے نام پر ایسے منصوبے تشکیل دیئے گئے جن کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود سے زیادہ ذاتی خود نمائی تھی۔

جناب سپیکر!

5. حکومت کے لئے ترجیحات کا تعین ایک اہم ترین ذمہ داری ہے۔ جس صوبے کے عوام کو صحت، تعلیم، صاف پانی اور سماجی انصاف مہیا نہ ہو، تو اُن کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں اس کا فیصلہ آپ خود کر لیں۔ یہاں ذکر کرنے کے لیے ایسے منصوبے تو بہت سے ہیں مگر میں آغاز ”اورنج لائن میٹرو ٹرین“ سے کروں گا جسے عوامی خدمت کے دعویداروں نے اپنے گلے کا ہار سمجھا اور جاتے جاتے عوام کے حلق کا کانٹا بنا گئے۔ ابتداء میں یہ منصوبہ تقریباً 165 ارب روپے کا بتایا گیا، جبکہ اب یہ منصوبہ 250 ارب روپے سے بھی زیادہ میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ یہ منصوبہ گزشتہ حکومت کی ناقص منصوبہ بندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میں یہ یاد دلاتا چلوں کہ گزشتہ مالی سال 2017-18 میں صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع کے لیے تعلیم اور صحت کا ترقیاتی بجٹ مجموعی طور پر صرف 144 ارب روپے رکھا گیا تھا۔ یہی بات مجھے یہ سوال پوچھنے پر مجبور کر رہی ہے کہ کیا یہ ترجیحات درست تھیں؟

جناب سپیکر!

6. جس صوبے میں 90 لاکھ سے زائد بچے سکول نہ جا رہے ہوں، ایک ایک بیڈ پر 3، 3 مریض ہوں اور لوگ ہسپتالوں کے برآمدوں اور راہداروں میں موت کے منہ میں چلے جاتے ہوں، وہاں کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں؟ کیا ایک عام پاکستانی یہ سوال پوچھ سکتا ہے کہ اُس کے حصے کا بجٹ ”کاسمیٹک“ پراجیکٹس پر کیوں لگا دیا گیا؟

جناب سپیکر!

7. معزز ایوان یہ سوال کرنے میں بھی حق بجانب ہے کہ پنجاب جیسا بڑا اور ہمیشہ سے مالی طور پر مستحکم صوبہ اچانک کس طرح 94 ارب روپے کے خسارے میں گیا؟ اس کے پیچھے مالی بے ضابطگیوں کی ایک طویل داستان ہے جس کا ذکر بجٹ کی اس تقریر میں ممکن نہیں۔ گزشتہ مالی سال کے اختتام پر سٹیٹ بینک آف

پاکستان سے 41 ارب روپے کا Overdraft لینے کے باوجود حکومت پنجاب کے پاس کنٹریکٹرز کے 57 ارب روپے کے بلز کی ادائیگیوں کے لئے بھی رقم نہیں تھی اور اسی وجہ سے حکومت پنجاب کے خلاف بے شمار کیسز چلے۔ اسی طرح حکومتی قرضہ گزشتہ مالی سال کے اختتام پر 1100 ارب روپے سے بھی تجاوز کر چکا تھا۔ جس کی پنجاب کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر!

8. میں اس معزز ایوان کے سامنے گزشتہ حکومت کے ADP 2017-18 کی حقیقت بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اعلان کردہ ترقیاتی پروگرام کے 635 ارب روپے کی رقم کے مقابلے میں Actual Utilization صرف 411 ارب روپے کی گئی یعنی کہ ایک تہائی سے زیادہ کا ترقیاتی پروگرام صرف کاغذوں کی حد تک محدود تھا۔ ہم بھی اگر چاہتے تو اسی طرح کا غیر حقیقی بجٹ پیش کر سکتے تھے۔ تاہم ہم نے عوام کو حقائق بتانے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر!

9. اس بجٹ کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ وطن عزیز کو درپیش شدید مالی بحران کے پیش نظر وفاقی حکومت کی درخواست پر 148 ارب روپے کی خطیر رقم بجٹ Surplus کے طور پر مختص کی جا رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کو درپیش سنگین معاشی بحران کی وجہ سے صوبائی حکومت نے انتہائی ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے کفایت شعاری کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ رقم حکومت پنجاب کے اپنے پاس ہی موجود رہے گی اور یہ آئندہ مالی سال کے دوران ہر قسم کے ترقیاتی اخراجات کے لئے دستیاب ہوگی۔ جس کے لئے ہم ایک جامع حکمت عملی ترتیب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

10. یہ معزز ایوان PTI کی حکومت کی ترجیحات سے بخوبی واقف ہے۔ ان ترجیحات میں Human Development اور Social Sectors میں بہتری سرفہرست ہے۔ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کا اعلان کردہ 100 Days Reform Agenda حکومتی منصوبہ بندی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ 100 روزہ پلان بنیادی طور پر گورننس میں بہتری، مضبوط فیڈریشن، Economic Growth کی بحالی، زراعت کی ترقی، آبی وسائل کی Conservation اور سوشل سیکٹرز میں Improvement کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ نیشنل سیکورٹی اور Legislative Reforms بھی اس کا بنیادی جزو ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ایک مضبوط اور جامع لوکل گورنمنٹ نظام پر یقین رکھتی ہے اور پنجاب میں ایک انقلابی نظام متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں تیزی سے قانون سازی کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

11. اس 100 روزہ پلان کے مطابق، حکومت پنجاب Young Entrepreneurs، انویسٹرز اور کسانوں کے لئے بھی اکنامک پیکیج لانچ کرنے جا رہی ہے۔ اسی طرح ایک جامع Job Creation Strategy بھی متعارف کرائی جا رہی ہے جس کے تحت نوجوانوں کے لئے روزگار کے ان گنت مواقع پیدا ہوں گے۔ پنجاب میں سیاحت کا فروغ بھی حکومت کی مرکزی ترجیحات میں شامل ہے۔ اس بجٹ میں حکومت کسان بھائیوں کے لئے آسان کریڈٹ اور One Window Operation کی سہولیات فراہم کرے گی۔ اسی طرح پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے ساتھ ساتھ Water Treatment Plants کی بھی تنصیب کی جائے گی۔ خواتین کو معاشرے میں ان کا جائز مقام دلانے کے لئے Women Empowerment کی ایک جامع حکمت عملی ترتیب دی جا رہی ہے۔ اسی طرح Labour Laws میں ایسی ترامیم متعارف کروائی جا رہی ہیں جن کا مقصد مزدوروں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ ان قوانین میں Punjab Occupational Safety & Health Act 2018, Punjab Minimum Wages Act 2018 اور Punjab Domestic Workers Act 2018 شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

12. تحریک انصاف کا Reform Agenda عوام دوست ہے جس کا مرکز پاکستان کے عوام ہیں۔ صوبے کی آئندہ پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ بندی عوام کی بنیادی ضروریات، خوراک، تعلیم، صحت، روزگار اور ”اپنا گھر“ کو مد نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ تبدیلی کا دوسرا عنصر جو وطن عزیز کو قرض کی لعنت سے نجات دلائے گا

وہ صنعت کا فروغ اور کاروبار میں اضافہ ہے جسے Ease of Doing Business، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ، اخراجات پر کنٹرول اور محصولات کے نظام میں تبدیلی کے ذریعے ممکن بنایا جائے گا۔ محصولات کے نظام میں تبدیلی صرف آٹومیشن تک محدود نہیں ہوگی بلکہ ان لوگوں کو ٹیکس میٹ میں لایا جائے گا جو صاحب حیثیت ہونے کے باوجود ٹیکس ادا نہیں کر رہے۔ ٹیکس کا پروگریسو سسٹم غریب عوام پر بوجھ میں کمی کا سبب بنے گا۔ اسی طرح ٹیکس دہندگان کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے ایک ایک پائی کا حساب دیں گے۔ تحریک انصاف ماضی کی طرح نمائشی ترقیاتی منصوبوں پر عمل پیرا نہیں ہوگی۔ منصوبہ بندی Outcome Oriented اور Evidence Based ہوگی تاکہ عوام تک حقیقی تبدیلی کے ثمرات پہنچائے جاسکیں۔

جناب سپیکر!

13. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے رواں سال 2018-19 کے بجٹ کے اہم خدوخال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نئی حکومت کے رواں مالی سال کے بجٹ کا ٹوٹل حجم 2026 ارب 51 کروڑ روپے ہوگا۔ مالی سال 2018-19 میں General Revenue Receipts کی مد میں 1652 ارب روپے کا تخمینہ ہے۔ Federal Divisible Pool سے پنجاب کو 1276 ارب روپے کی آمدن متوقع ہے۔ صوبائی ریونیو کی مد میں 376 ارب روپے کا estimate کیا گیا ہے جس میں taxes کی مد میں 276 ارب روپے اور non-tax ریونیو کی مد میں 100 ارب روپے شامل ہیں۔ مالی سال 2018-19 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 1264 ارب روپے ہے۔ جس میں تنخواہوں کی مد میں 313 ارب روپے، پنشن کی مد میں 207 ارب روپے، مقامی حکومتوں کے لئے 438 ارب روپے اور سروس ڈیلوری اخراجات کے لئے 305 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ یہ سروس ڈیلوری اخراجات بنیادی طور پر عوام کو تعلیم، صحت، امن و امان، اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی، پینے کے لئے صاف پانی اور دیگر ضروری خدمات مہیا کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ سالانہ ترقیاتی اخراجات کے لئے 238 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سابقہ حکومت کی ناقص پالیسیوں اور مالی بے ضابطگیوں کی وجہ سے پنجاب کے ترقیاتی بجٹ میں کمی کرنا ناگزیر تھا۔ لیکن میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت مالیاتی نظم و ضبط اور بہترین

منصوبہ بندی سے آنے والے برسوں میں تعمیر و ترقی کے ایک نئے باب کا آغاز کرے گی۔

جناب سپیکر!

14. اب میں رواں مالی سال کے بجٹ میں اہم سیکٹرز میں ہونے والے اہم منصوبہ جات اور اقدامات

ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!

15. تعلیم کے میدان میں گزشتہ حکومت کی کارکردگی کا احاطہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوگی کہ اس

وقت بھی صوبہ پنجاب میں 90 لاکھ سے زائد بچے سکولوں سے باہر ہیں اور تمام تر حکومتی دعووں کے باوجود آج

بھی پنجاب کے عوام کو الٹی ایجوکیشن سے محروم ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے لئے تعلیم کے شعبے

کی بہتری اولین ترجیح ہے۔ مجموعی طور پر رواں مالی سال میں تعلیم کے شعبے کے لئے 373 ارب روپے کی رقم

مختص کی جا رہی ہے۔ جو گزشتہ مالی سال سے 28 ارب روپے زیادہ ہے۔ یہاں سے اندازہ لگالیں کہ ہم اس

معاشی بحران کے باوجود بھی تعلیم کے فروغ کو اولین ترجیح دے رہے ہیں۔ حکومت پنجاب Sustainable

Development Goals 2030 کے تحت تعلیم کے لئے مقرر کردہ تمام اہداف کو حاصل کرنے کا پختہ

ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

16. سکولوں میں بچوں کے لیے غذا کی فراہمی اور جدید طرز تدریس کو مد نظر رکھتے ہوئے اساتذہ کو

Tablet Computers کی فراہمی کے پائلٹ پراجیکٹ کا بھی آغاز کیا جائے گا۔ پنجاب کے سرکاری

سکولوں میں ہر سال لگ بھگ 20 لاکھ بچے کچی جماعت میں داخلہ لیتے ہیں اور ایک سال کے اندر ان میں

سے 34 فیصد چھوڑ جاتے ہیں۔ میٹرک تک پہنچنے تک صرف سات لاکھ بچے رہ جاتے ہیں۔ جس میں جنوبی

اضلاع اور دیہی علاقوں کی بچیاں زیادہ متاثر ہیں۔ اس صورت حال کے تدارک کے لئے رواں مالی سال میں

کچی کے بچوں کے لئے ایک نیا Tier متعارف کروایا جا رہا ہے جو کہ Pre-Primary Schooling کے

ذریعے سے نرسری سے پہلے تعلیم کو فوکس کرے گا۔ اس منصوبے کے لئے 500 ملین سے زائد کی رقم مختص

کی جا رہی ہے۔ اس منصوبے سے لاکھوں بچے ڈراپ آؤٹ سے بچ جائیں گے۔ اسی طرح پرائمری سکولز میں سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا اور وہ اضلاع جو تعلیمی اہداف میں پنجاب کے بہتر اضلاع سے پیچھے ہیں ان کے لئے Low Primary District Programmes کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اگلے تین سال میں ان اضلاع کی تعلیمی انفراسٹرکچر اور اہداف کی تکمیل بہترین اضلاع کے برابر ہو سکے۔ ایک اور منصوبے کے تحت ہائی سکولز میں Technical and Vocational تعلیم کا ایک نیا ٹریک متعارف کروایا جا رہا ہے۔ جس کے لئے بھی 50 ملین روپے مختص ہیں۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت نجی اور سرکاری سکولز کے لئے بالترتیب 12 ارب اور 4 ارب روپے کے فنڈز تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

17. آج کے دور میں قوموں کی ترقی میں بین الاقوامی معیار کی یونیورسٹیاں ہی بنیادی کردار ادا کرتی ہیں، لیکن صوبہ پنجاب میں بدقسمتی سے بین الاقوامی معیار کی یونیورسٹیوں کا فقدان ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ مالی سال میں شمالی، جنوبی اور وسطی پنجاب میں تین نئی اعلیٰ معیار کی یونیورسٹیوں کی Feasibility Study کروائی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں کالجز کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ماڈل کالجز بنائے جا رہے ہیں۔ جس کے بعد مرحلہ وار جامع پالیسی کے تحت تمام کالجز کو ماڈل کالجز میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

18. یوتھ اس ملک کا اثاثہ ہے اس لیے مستحق اور ہونہار طالب علموں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے ایک ارب روپے کے وظیفہ جات بھی دیئے جائیں گے تاکہ وہ ملک اور قوم کی ترقی کے سفر میں شامل ہو سکیں۔

جناب سپیکر!

21. سوشل سیکٹر میں شامل صحت کے شعبے کی بہتری بھی تحریک انصاف کی پنجاب حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ صحت کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 284 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پنجاب حکومت کی یہ کوشش ہوگی کہ ہمارا صحت کا نظام لوگوں کے لئے Affordable اور Accessible بھی ہو۔

ہماری صحت کے حوالے سے ترجیحات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ مالی سال میں صوبائی ترقیاتی پروگرام کا 8 فیصد صحت کے لیے مختص کیا گیا تھا جبکہ اس سال ترقیاتی پروگرام کا 14 فیصد صحت کے لیے مختص کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

19. ہمیں احساس ہے کہ ایک موذی مرض میں مبتلا فرد کے خاندان پر کیا قیامت گزرتی ہے اگر اُس کے پاس اپنے پیارے کی جان بچانے کے لئے علاج کے وسائل موجود نہ ہوں۔ اس لیے ہنگامی بنیادوں پر لاکھوں خاندانوں کے درد کا احساس کرتے ہوئے ہم پنجاب میں ”انصاف صحت کارڈ“ کا نظام لا رہے ہیں۔ ”ہیلتھ انشورنس پروگرام“ کو پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں جاری کیا جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انصاف صحت کارڈ کا یہ پروگرام عوام کو صحت کی بہترین سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

جناب سپیکر!

20. پانی زندگی ہے، اور صاف پانی صحت مند زندگی کی علامت ہے۔ صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے لئے ADP میں مجموعی طور پر 20 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ جس میں سے 12 ارب روپے نئی سکیموں پر خرچ کئے جائیں گے۔ اس شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے بڑے بڑے اہداف میں ”Provision of Clean Water for Healthy Life“ کے لئے 5 ارب روپے اور ”Insaaf Program for Rural Water Supply and Sanitation“ کے لئے 5 ارب روپے شامل ہیں۔ بارانی علاقوں میں Dysfunctional Rural Water Supply Schemes کی بحالی، Waste Water Treatment Plant اور Surface Water Treatment Plant کی تنصیب بھی ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔

جناب سپیکر!

21. ترقی اور خوشحالی کے یکساں مواقع اور وسائل کی منصفانہ تقسیم پنجاب کے تمام علاقوں میں بسنے والوں کا بنیادی حق ہے۔ لیکن حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ جنوبی پنجاب میں رہنے والا ہر دوسرا شخص خط

غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہا ہے۔ جنوبی پنجاب کو اس کی آبادی سے کہیں کم وسائل مہیا کئے گئے اور اس کے جائز حق سے محروم رکھا گیا۔ جس کے نتیجے میں جنوبی پنجاب آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ ہم جنوبی پنجاب سمیت تمام پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے فنڈز کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

22. اس لیے حکومت پنجاب صوبے میں علاقائی عدم مساوات یعنی Regional Disparity کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ ہمارا عزم کم ترقی یافتہ علاقوں میں Direct Investment کے ذریعے دیہی گھرانوں کی آمدن اور روزگار کے مواقعوں میں اضافہ کرنا ہے۔ موجودہ سال میں پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں اربوں روپے کے ترقیاتی پروگرام شروع کیے جا رہے ہیں۔ جس سے یہاں پر ترقی اور خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔

جناب سپیکر!

23. ان ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ کابینہ کے اجلاس ترتیب وار ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں منعقد کئے جائیں گے۔ اسی طرح سرکاری محکموں کے سربراہان ہر مہینے کم از کم دو سے چار دن جنوبی پنجاب اور کم ترقی یافتہ اضلاع کے سرکاری دورے اور حالات کے جائزہ کے لئے لاہور سے باہر جایا کریں گے۔ ہم نہ صرف پنجاب کے کم ترقی یافتہ اضلاع کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں بلکہ دوسرے صوبوں کی ترقی کے بھی خواہاں ہیں۔ چنانچہ ہم بلوچستان میں کارڈیالوجی سنٹر اور چلڈرن ہسپتال بنانے میں بھی تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر!

24. یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ زراعت ہماری معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں پروڈکشن سیکٹر کے لئے مجموعی طور پر 93 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال یہ رقم 81 ارب 30 کروڑ روپے تھی۔ حکومت نے کسان بھائیوں کی خوشحالی کے لئے 2 لاکھ 50 ہزار بلاسود قرضوں کی فراہمی کے لئے 15 ارب روپے

مختص کئے ہیں۔ اس حوالے سے ہم چاہتے ہیں کہ روایتی فصلوں کی بجائے High Value Cash Crops اور باغبانی کی طرف توجہ دی جائے۔ Climate Change کے پیش نظر ہم Horticulture کے لئے OPVs اقسام متعارف کروا رہے ہیں۔ زیتون کی کاشت کے فروغ کے لئے بارانی ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں Centre for Excellence of Olive Research کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

25. پاکستان میں آبپاشی کا نظام دنیا کا سب سے بہترین نظام تھا۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ ناقص پالیسیوں اور غفلت کی وجہ سے ابتر حالت کا شکار ہے۔ لیکن حکومت پنجاب نے آبپاشی نظام کی ترجیحی بنیادوں پر بحالی اور تخمینہ لاگت کے لئے اپنے 100 روزہ پلان میں Asset Management Plan کی تیاری کا ہدف بھی رکھا ہے۔ ہم اس بجٹ میں شعبہ آبپاشی کے لئے مجموعی طور پر 19 ارب 50 کروڑ روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ ہمارا ہدف ہے کہ مالی سال 2018-19 میں Dadhocha Dam کی تعمیر شروع کی جائے گی جو کہ راولپنڈی اور اسلام آباد کو صاف پینے کا پانی فراہم کرے گا اور اس کے لئے 6 ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ پنجنڈ بیراج کی بحالی اور جلال پور Irrigation کینال سسٹم کی تعمیر کا آغاز بھی رواں سال شروع کیا جائے گا جس سے ضلع بہاولپور اور رحیم یار خان کے 1.6 ملین رقبے کو پانی کی یقینی فراہمی اور ضلع جہلم اور خوشاب کے ایک لاکھ ساٹھ ہزار نئے رقبے کو آبپاشی کی سہولت میسر ہوگی۔ اس کے علاوہ پانی کے صحیح اور فائدہ مند استعمال کے لئے حکومت پنجاب پہلی دفعہ Provincial Water Policy اور Punjab Ground Water Act کی جامع قانون سازی کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

26. حکومت پنجاب نے مجموعی طور پر انفراسٹرکچر کے لئے 149 ارب روپے رکھے ہیں۔ روڈ سیکٹر کے لئے 68 ارب روپے، ٹرانسپورٹ کے لئے 35 ارب 50 کروڑ روپے، ضلعی سطح پر دیہی علاقوں تک رسائی کے پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر کے لئے 5 ارب روپے، شاہراہوں کے ملاپ کے لئے تیار کردہ

Development Programme کے لئے 5 ارب روپے اور اورنج لائن ٹرین کے لئے 33 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہم پنجاب میں جدید شاہراہوں کا جال بچھانے کے لیے حکومت اور نجی شعبے کی شراکت یعنی Public Private Partnership کے تحت ایک نیا پروگرام متعارف کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

27. ”کلین اینڈ گرین پنجاب“ تحریک انصاف کا ایک ایسا پروگرام ہے جس کے ثمرات آنے والی نسلوں تک پہنچیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ World Bank کے تعاون سے پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام (PGDP) کے تحت پنجاب کے ماحولیاتی نظام میں جامع اصلاحات لائی جا رہی ہیں۔ پوری دنیا کی طرح Global Warming پاکستان کا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ بالخصوص اس لئے کہ ہم ایک زرعی ملک ہیں اور آب و ہوا کی تبدیلی فصلوں کی خرابی کا باعث بنتی ہے۔ ہماری زرخیز زمینیں ہمارے لئے ایک بڑی نعمت ہیں۔ ضروری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت اور سبزہ لگا کر ماحولیاتی تبدیلی کے مضر اثرات سے بچیں۔ اس ضمن میں رواں مالی سال کے بجٹ میں ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے 6 ارب 30 کروڑ روپے کی لاگت سے ”انوائزمنٹ انڈومنٹ فنڈ“ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

28. تبدیلی کا ایک اور بڑا عنصر جو وطن عزیز کو قرض کی دلدل سے نجات دلائے گا وہ نئی صنعتوں کا قیام، کاروبار میں اضافہ اور نجی شعبے میں سرمایہ کاری ہے۔ جسے ہم SMEs سپورٹ پروگرام کے فروغ، کاروبار میں آسانی اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ میں اضافے سے ممکن بنائیں گے۔ اس ضمن میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے فروغ کے لیے 4 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں ترقی کریں تاکہ عوام کو آسان روزگار میسر آئے۔ اس حوالے سے پنجاب حکومت پنجاب سماں انڈسٹریز کارپوریشن (PSIC) کی پارٹنرشپ سے SMEs سپورٹ پروگرام کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت 6 ارب روپے کی لاگت سے Entrepreneurial Development Programme کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ جبکہ فیصل آباد میں علامہ اقبال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے 4 ارب روپے مختص کئے

گئے ہیں۔ یہ تمام منصوبے صنعت سازی اور معیشت کے فروغ کے لئے گیم چینجر ثابت ہوں گے۔
جناب سپیکر!

29. وطن عزیز کی ترقی ٹیکس کلچر کو فروغ دیئے بغیر ممکن نہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ جب تک ٹیکسوں کی آمدن میں اضافہ نہیں ہوگا تب تک عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے مالیاتی دباؤ کا شکار رہیں گے۔ نتیجتاً ہمارا قرضوں پر انحصار بڑھتا رہے گا جو کہ پہلے ہی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اگر اب بھی ٹیکس دینے کی استعداد رکھنے والے افراد اور ادارے ملکی ترقی میں اپنا حصہ نہیں ڈالیں گے تو معیشت کو تباہی سے بچانا مشکل سے مشکل تر ہوتا جائے گا۔ اس صورت حال کو اب ختم ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو قانون کے مطابق اپنی قومی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر!

30. ملکی معیشت کی مجموعی صورت حال کے پیش نظر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لا رہے۔ ہماری ترجیح Tax Collection Mechanism میں بہتری اور اصلاحات متعارف کروانا ہے اور اسی پر عملدرآمد کرتے ہوئے ہم 376 ارب روپے صوبائی محاصل اکٹھے کریں گے جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 17 فیصد زیادہ ہوں گے۔ ہماری کوشش ہے کہ ٹیکس کے نظام میں کرپشن، Leakages اور سسٹم کی پیچیدگیوں کی جو شکایات ہیں ان پر توجہ دی جائے اور ان کا ازالہ کر کے ٹیکس دینے کے عمل کو آسان بنایا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عوام کا شعور اب اس سطح پر آ چکا ہے کہ وہ اپنے پیسوں کا غلط استعمال نہ ہونے دیں گے اور غلط کاموں یعنی Corrupt Practices کا فوری سدباب کریں گے۔ ہم ٹیکس گزار عوام کی سہولت کے لئے e-Payments کا نظام بھی متعارف کروا رہے ہیں۔ جس کے ذریعے لوگ حکومت کو واجب الادا رقوم Online سسٹم کے تحت آسانی ادا کر سکیں گے۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی میں بھی اصلاحات لائی جائیں گی تاکہ اس ادارے کو مزید فعال بنایا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ریونیو اکٹھا کرنے والے اداروں کی Capacity Building بھی ہمارے ایجنڈے میں سرفہرست ہے۔

جناب سپیکر!

31. ہمارے دور میں E-Governance کا حقیقی معنوں میں آغاز ہوگا۔ ہم جو بھی ترقیاتی منصوبے شروع کرنے جا رہے ہیں ان کی مکمل تفصیل Online میسر ہوگی تاکہ عوام ان سے باخبر رہیں اور اپنی آراء کا اظہار کرتے رہیں۔ عوامی رائے یقیناً ہماری کارکردگی کو مزید بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ ہمارا اولین مقصد یہ ہے کہ حکومتی سطح پر ہر حوالے سے مکمل Transparency ہو اور عوامی خزانے کی ایک ایک پائی درست جگہ پر خرچ ہو اور اس کا مکمل حساب موجود ہو۔ اس لئے ہم E-Procurement کا انقلابی نظام متعارف کروا رہے ہیں جو کہ اربوں روپے کے ضیاع اور خورد برد کی مؤثر روک تھام کر سکے گا۔

جناب سپیکر!

32. پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ایک حقیقی اور جمہوری بلدیاتی نظام کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے اور اختیارات اور وسائل کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے نیا بلدیاتی نظام لایا جا رہا ہے۔ اس نظام کے تحت صوبہ بھر کو چھوٹے چھوٹے انتظامی یونٹس میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جس میں ویلج کونسل اور Neighbourhood کونسل کا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے۔ نئے بلدیاتی نظام میں اختیارات اور وسائل عوامی نمائندوں کی دسترس میں ہوں گے اور عوام فیصلہ سازی میں حقیقی معنوں میں شرکت کر سکے گی۔

جناب سپیکر!

33. مالی وسائل کے مؤثر استعمال کے لئے ہم نے تمام Departments کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کو Rationalize کرتے ہوئے ان پر نظر ثانی کریں اور گزشتہ سالوں کا Performance Audit کروائیں۔ کفایت شعاری اور اخراجات کو کنٹرول کرتے ہوئے فنڈز کے غیر ضروری استعمال کو روکیں۔ سادگی اور کفایت شعاری کی یہ حکومتی پالیسی ہر محکمہ پر لاگو ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آمدن میں اضافے کے مزید ذرائع کو بھی Explore کریں گے۔ رواں مالی سال میں Resource Mobilization کی اس کاوش کے ذریعے 16 ارب روپے کی اضافی آمدن حاصل ہوگی۔ اسی طرح Expenditure Rationalization کے ذریعے 80 ارب روپے کی بچت حاصل کی گئی ہے۔ چنانچہ مجموعی طور پر رواں مالی سال میں ہمیں 96 ارب روپے کے اضافی وسائل دستیاب ہوئے جن کو ترقیاتی

منصوبوں کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ مالیاتی نظم و ضبط کے لئے Fiscal Responsibility and Debt Management Law متعارف کروایا جا رہا ہے۔ اس قانون کے تحت اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ سرکاری پیسہ پورے احساس کے ساتھ خرچ ہو اور ترقیاتی مقاصد کے لئے، لئے گئے قرضے غیر پیداواری منصوبوں پر خرچ نہ ہوں۔

جناب سپیکر!

34. تقریر کا اختتام کرنے سے پہلے میں اپنی پوری ٹیم کا بالخصوص محکمہ خزانہ ، P & D Department اور باقی محکموں اور اداروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے دن رات کام کر کے بجٹ کی تیاری میں اپنا حصہ شامل کیا۔

جناب سپیکر!

35. ہم خود کو عقل کل نہیں سمجھتے، مکمل صرف اللہ کی ذات ہے۔ غلطیاں ہم سے بھی ہو سکتی ہیں مگر یقین ہے کہ اپوزیشن کا مثبت کردار ہمیں اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقع فراہم کرے گا۔ اپوزیشن کی جانب سے آنے والی مثبت تنقید کو ہم ہر قدم پر خوش آمدید کہیں گے۔

جناب سپیکر!

36. حکومت صرف ہمارا اعزاز ہی نہیں امتحان بھی ہے اس لیے میں اللہ رب العزت سے دعاگو ہوں کہ وہ ہمیں یہ ذمہ داری احسن طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اپنی عوام کے سامنے بھی سرخرو ہوں اور مالک حقیقی کے سامنے بھی۔ میں تمام ایوان سے بھی درخواست گزار ہوں کہ وہ اس وقت تمام اختلافات کو نظر انداز کر کے صرف اور صرف پاکستان کی خاطر معیشت کی بحالی اور قوم کی خوشحالی میں ہمارا ساتھ دیں۔

پاکستان زندہ باد